السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں ایک ڈاکٹر حکیم امیروں سے ۲۰/ روپے وصول کرتا ہے اور غریبوں کو وہی دوائی نسخہ ۱۰/ روپے کی دے دیتا ہے کیا یہ جائز ہے یا نہیں ؟ (1)

نقد شہد کی قیمت ۱۰۰/ روپے ہے ہمارے ایک دوست ادھار ۱۵۰/ کا بیچتے ہیں اس کا کیا حکم ہے اگر ان سے کہا جائے تو فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ادھار پر زیادہ اونٹ دینے کا وعدہ کیا تھا ۔ (2)

ہمارے ہاں آڑھتی حضرات آڑھت کمیشن بھی لیتے ہیں اور زمین پر بکھری ہوئی جنس بھی رکھ لیتے ہیں کیا یہ جائز ہے ؟ (3)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی کا کوئی چیز امیروں کو پوری قیمت پہ دینا اور غریبوں کو آدھی قیمت پہ دینا درست ہے بلکہ وہ غریبوں کو مفت بھی دے سکتا ہے ۔ (1)

سوال میں مذکور صورت سود کی صورتوں سے ایک صورت ہے رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے : (2)

«مَنْ بَاعَ بَيْعَتَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ فَلَهٗ أَوْكَسُهُمَا أَوِ الرِّبَا» (سنن ابی داود کتاب البیوع باب فی من باع بیعتین فی بیعۃ واحدۃ)

''جو ایک بیع میں دو بیع کرتا ہے پس اس کے لیے ان دونوں سے تھوڑا ہے یا سود ہے'' رہا ''نبی کریم ﷺ کا ادھار پر زیادہ اونٹ دینے کا وعدہ'' تو وہ ثابت نہیں عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ والی ابوداود کی روایت :

«فَكَانَ يَأْخُذُ الْبَعِيْرَ بِالْبَعِيْرَيْنِ إِلَى إِبِلِ الصَّدَقَةِ»

''پس آپ دو اونٹوں کے بدلے ایک اونٹ لیتے صدقہ کے اونٹوں تک '' کے متعلق محدث وقت شیخ البانی حفظہ اللہ تعالیٰ تحقیق مشکوۃ میں فرماتے ہیں «وَإِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ» کہ اس کی سند ضعیف کمزور ہے جبکہ ابن ماجہ میں ہے ''

«عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اﷲِ ﷺ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْحَيَوَانِ وَاحِدًا بِاثْنَيْنِ يَدًا بِيَدٍ وَكَرِهَهٗ نَسِيْئَةً»

''ایک جانور کے بدلہ میں دو نقد کوئی حرج نہیں اور ادھار آپ نے مکروہ کیا''

اگر سود یا اکل مال بالباطل کی کسی شق وصورت میں شامل نہیں تو جائز ورنہ ناجائز ہے ۔ (3)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام ومسائل

خرید وفروخت کے مسائل ج1ص 370

محدث فتویٰ